136868-خاوند کو زنا کرتے ہوئے دیکھا تو اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے طلاق نہ دی تو وہ اسے رسوا کردے گی

سوال

میں ایک عورت کے ساتھ حالت زنا میں تھا کہ میری بیوی آگئی اور اس نے مجھے دھمکی دی کہ اگر میں نے اسے طلاق نہ دی تو وہ مجھے رسوا کردیگی تو کیا یہ طلاق واقع ہوجائیگی ؟

پسندیدہ جواب

اول :

زنا کبیرہ گناہ ہے جو زانی سے ایمان
کا نام بھی سلب کرلیتا ہے، اور اسے عذاب وذلت ورسوائی حاصل ہوتی ہے، الا یہ کہ
اگر وہ اس سے توبہ کرلے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم زنا کے قریب بھی مت جاؤ
کیونکہ یہ بہت بڑی فحاشی اور برا راہ ہے }.الاسراء (32).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

" جب زانی زنا کرتا ہے تو وہ مومن
نہیں ہوتا، اور جب شراب نوشی کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا، اور جب چوری کرتا ہے تو
چوری کرتے وقت تو مومن نہیں ہوتا، اور جب مال چھینتا ہے تو لوگ اس کی طرف اپنی
نظریں اٹھاتے ہیں تو وہ مومن نہیں ہوتا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2475) صحیح
مسلم حدیث نمبر (57).

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" جب آدمی زنا کرتا ہے تو اس سے
ایمان نکل کر سایہ کی مانند ہوجاتا ہے، اور جب وہ زنا ختم کرتا ہے تو ایمان اس میں

لوٹ آتا ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (4690) سنن
ترمذی حدیث نمبر (2625) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح
قرار دیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس خواب میں دو فرشتے آئے اور انہیں لے گئے آپ نے زانیوں کو دیکھا تو ان کی سزا
بیان کرتے ہوئے فرمایا :

"..... وہ دونوں کہنے لگے : چلیں تو
ہم ایک تنور جیسی عمارت کے پاس گئے اس کا اوپر والا حصہ تنگ تھا اور نچلا حصہ کھلا
اور وسیع اس کے نیچے آگ جلائی جا رہی تھی، جب وہ قریب ہوتی تو وہ بلند ہو جائے حتی
کہ اس سے نکلنے کے قریب ہوتے تو وہ آگ ٹھنڈی پڑجاتی اور جب ٹھنڈی پڑجاتی تو وہ اس
میں واپس چلے جاتے، اور اس میں مرد و عورت سب ننگے تھے میں نے دریافت کیا یہ کون
لوگ ہیں ؟

تو انہوں نے کہا چلیں، چنانچہ ہم آگے
چل پڑے"

اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ : "میں
نے سوراخ میں جو لوگ دیکھتے تھے وہ زانی تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1320).

اس جرم کی قباحت کی بنا پر اللہ
سبحانہ وتعالی نے اس فعل کا ارتکاب کرنے والے کی سزا یہ مقرر کی ہے کہ اگر وہ شادی
شدہ ہو تو اسے رجم کیا جائے یعنی پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے، اور اگر غیر
شادی شدہ ہو تو اسے ایک سو کوڑے مارے جائیں.

اللہ سبحانہ وتعالی نے کنوارے زانی
کی سزا بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :

.{زانی مرد اور زانی عورت دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو، اور ان کے متعلق تمہیں اللہ کے دین میں کوئی نرمی نہیں کرنی چاہیے، اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، اور ان کی سزا کے وقت مومنوں میں سے ایک گروہ بھی موجود ہو}. النور(2).

رہا شادی شدہ زانی کی سزا تو اس کی حد موت تک رجم ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث میں وارد ہے :

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" مجھ سے لے لو، مجھ سے لے لو، اللہ سبحانہ وتعالی نے ان (عورتوں) کے لیے راہ نکال دی ہے، کنوارہ کنواری کے ساتھ (زنا کرے) تو ایک سو کوڑے اور ایک برس جلاوطنی، اور شادی شادی شدہ شادی شدہ سے (زنا کرے) تو ایک سو کوڑے اور رجم ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر(1690).

اس لیے آپ کو چاہیے کہ جتنی جلدی ہو سکے اس فعل سے توبہ و استغفار کریں اور اس پر نادم ہو کر آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عزم کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ نماز روزہ اور صدقہ و خیرات جیسے اعمال صالحہ کثرت سے کریں امید ہے اللہ تعالی آپ کو معاف فرمائیگا.

دوم :

جب آدمی کو طلاق دینے پر مجبور کر دیا جائے کہ اگر طلاق نہ دے تو اس کے مال یا بدن کو اذیت و ضرر ہو یا پھر کسی ایسے شخص کی جانب سے ایسا کرنے کی دھمکی دی جائے جو ایسا کرنے پر قادر ہو اور ظن غالب ہو کہ وہ جو دھمکی دے رہا ہے اس پر عمل بھی کریگا، تو اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی.

زاد المستقنع میں درج ہے :

"جس پر ظلم وتکلیف اوراذیت کے ساتھ
یا پھر اس کی اولاد کواذیت دے کر مجبور کردیا جائے، یا مال لے جواسے ضرر دیتا ہو
یا کسی شخص نے اسے دھمکی دی اور ظن غالب ہوکہ وہ دھمکی پر عمل بھی کریگا تو اس کے
کہنے سے طلاق دینے پر طلاق واقع نہیں ہوگی"

اور ذلیل ورسوا کرنے کی دھمکی ایسی
دھمکی ہے جس سے انسان کو بہت زیادہ اذیت ونقصان پہنچ سکتا ہے، اور بعض اوقات تو یہ
اسے زدکوب کرنے اور اسے قید کرنے یا اس کا مال لینے سے بھی زیادہ نقصاندہ ہوتی ہے.

اس بنا پر اگر آپ کا غالب گمان یہ
تھا کہ آپ کی بیوی نے جو دھمکی دی وہ اس پر عمل بھی کریگی اور آپ کو ذلیل ورسوا کر
دیگی اور آپ طلاق کے علاوہ اس کو کوئی اور فدیہ نہیں دے سکتے تو آپ نے اسے طلاق دے
دی، تو یہ طلاق واقع نہیں ہوئی؛ کیونکہ یہ طلاق جبر کرکے دلوائی گئی ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"صحابہ کرام کا فتوی ہے کہ مکرہ
یعنی مجبور کیے گئے شخص کی طلاق اور اس کا اقرار واقع نہیں ہوگا.

صحیح طور پر ثابت ہے کہ عمر رضی اللہ
تعالی عنہ کے ایک شخص نے پہاڑ سے شہد اتارنے کے لیے رسی لٹکائی تو اس کی بیوی آئی
اور کہنے لگی مجھے طلاق دو وگرنہ میں یہ رسی کاٹ دوں گی، تو اس شخص نے بیوی کو اللہ
کا واسطہ دیا لیکن وہ نہ مانی اور انکار کردیا تو اس نے اسے طلاق دے دی.

تو وہ شخص عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے
پاس آیا اور یہ قصہ بیان کیا تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے کہا: د

جاؤ اپنی بیوی کے پاس چلے جاؤ کیونکہ
یہ طلاق نہیں"

علی اور ابن عمر اور ابن زبیر رضی
اللہ تعالی عنہم سے بھی طلاق واقع نہ ہونا مروی ہے. انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (208/5).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

"امام احمد ابو الحارث کی روایت میں کہتے ہیں : جب مکرہ یعنی جس پر جبر کیا گیا ہو شخص طلاق دے دے تو اسے طلاق لازم نہیں ہوگی، جب اس کے ساتھ وہی کچھ کیا گیا ہو جو ثابت بن احنف کے ساتھ کیا گیا تو وہ مکرہ ہے، کیونکہ ثابت کی ٹانگیں اتنی دبائیں گئیں کہ اس نے طلاق دے دی، تو وہ ابن عمر اور ابن زبیر کے پاس آئے تو انہوں نے اسے کچھ شمار نہیں کیا.

اور اللہ تعالی نے بھی ایسا ہی کہا ہے :

.**{مکروہ جس پر جبر کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو}**.النحل (106).

اس آیت سے امام شافعی رحمہ اللہ نے استدلال کیا ہے کہ مکرہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی.

اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میری امت سے بھول چوک اور خطا و نسیان اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا گیا ہے" انتہی

دیکھیں : اعلام الموقعین (51/4).

سوم :

عورت کے لیے اس طرح کے سبب کے باعث طلاق طلب کرنا جائز ہے، اور وہ حد سے تجاوز کرنے والی شمار نہیں ہوگی اس کے اصرار کی حالت میں اسے طلاق دے دینی چاہیے اور خلع کی طرف نہیں جانا چاہیے، کیونکہ آپ نے جو کچھ کیا ہے وہ بہت بڑا کام ہے، اس کا بیوی پر اثر کم نہیں ہوتا"

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ سب کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم.